1
یا اللہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
نماز جنازہ
دوبارہ پڑھنا
جائز نہیں ہے
از قلم
استاذ العلماء
علامہ
سجاد علی
فیضی
مدرس و ناظم دار العلوم جامعہ فیضیہ
ناشر
تحریک فدایان ختم نبوت
تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (پاکستان)
0332-3409714, 0344-6087451

آج کا مسلمان (الاماشاءاللہ) مادر پدر آزادی چاہتا ہے، جو دین پر بھی اپنی رائے زنی کرنے سے اجتناب نہیں کرتا کبھی بھی شرعی مسئلے میں علماء کی طرف رجوع کرنے کی بجائے خود ہی فیصلے کرنا شروع کر دیتا ہے، کچھ تو اس قدر جری ہیں کہ اگر کوئی شرعی بات مزاج کے خلاف ہو تو ایک دم انکار کر دیتے ہیں، گویا انکی نگاہ میں "دین" وہی ہے جو انکی طبیعت کے موافق ہو اور عقل پہ پورا اترے۔ جو مزاج کے موافق نہ ہو یا عقل میں نہ آئے وہ تو دین ہی نہیں۔ العیاذ باللہ۔

حالانکہ دین اسلام ہماری عقلوں یا خواہشات کے تابع نہیں بلکہ ہماری عقلیں اور خواہشات دین کے تابع ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے!

تو اے لوگوں علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان: نحل ۴۳)

دوسرے مقام پر فرمایا!

تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں۔

(کنزالایمان۔ العمران: ۶۶)

راقم الحروف کچھ دن قبل ایک جنازہ میں شریک تھا، جب نماز کیلئے صفیں بندھ گئیں تو ایک صاحب نے آگے بڑھ کر امام جنازہ کو بتایا کہ اس مرحوم کی نماز جنازہ ایک بار فلاں شہر میں ہو چکی ہے جس میں مرنے والے کا ایک بیٹا بھی شامل تھا یعنی وہ بھی پڑھ چکا ہے۔

اس پر اس امام صاحب نے حاضرین کو بڑے پیار سے یہ شرعی مسئلہ سمجھایا کہ اگر تو پہلے جنازے میں بیٹے نے شرکت کی تھی تو اب نماز جنازہ دوبارہ نہیں ہو سکتی، فقط اجتماعی دعا کرتے ہیں پھر تدفین کر دی جائے اس پر کچھ افراد کی طرف سے سخت ردعمل دیکھنے کو ملا اور اعتراض کیا کہ دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے میں حرج ہی کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

اس حوالے سے فقیر سے کچھ احباب کی طرف سے تقاضا کیا گیا کہ اس مسئلے کی وضاحت میں کوئی کتابچہ ترتیب دیا جائے تاکہ اس شبہ کا ازالہ ہو سکے

قارئین کرام:

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ اگر پہلا جنازہ میت کے ولی (یعنی وارث جیسے بیٹا اور بھائی وغیرہ) نے پڑھ لیا، یا اس کی اجازت سے پڑھا گیا تو اب نماز جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جا سکتی۔

بدائع صنائع میں ہے:

نبی کریم ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگوں کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نماز پڑھنا چاہی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْجَنَازَۃِ لَا تُعَادُ وَلٰکِنْ اُدْعُ لِلْمَیِّتِ وَاسْتَغْفِرْ لَہٗ

نماز جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جاتی، لیکن تم میت کیلئے دُعا و استغفار کر لو

(ج ۲ صہ ۲۷، ۲۸، مکتبہ رشیدیہ)

اب اس پر فقہ حنفی کے مزید حوالاجات ملاحظہ فرمائیں

قدوری میں ہے:

وَاِنْ صَلّٰی عَلَیْہِ الْوَلِیُّ لَمْ یَجُزْ اَنْ یُّصَلِّیَ اَحَدٌ بَعْدَہٗ

اگر ولی (وارث) نے نماز جنازہ پڑھ لی تو اس کے بعد کسی کیلئے جائز نہیں کہ دوبارہ نماز جنازہ پڑھے۔ (صہ ۹۳، مکتبہ امام احمد رضا)

صاحب ہدایہ اس کی شرح میں دوبارہ نماز نہ پڑھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لِاَنَّ الْفَرْضَ یَتَاَدّٰی بِالْاَوَّلِ وَالتَّنَفُّلُ بِھَا غَیْرُ مَشْرُوْعٍ

اس لیے کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی مشروع (جائز) نہیں۔ (ہدایہ اولین صہ ۱۹۲، مکتبہ رحمانیہ)

اس پر مزید عقلی دلیل دیتے ہوئے فرمایا:

وَلِھٰذَا رَاَیْنَا النَّاسَ تَرَکُوْا مِنْ اٰخِرِھِمْ الصَّلٰوۃَ عَلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ وَھُوَ الْیَوْمَ کَمَا وُضِعَ

اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ تمام مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ کے مزار

اقدس پر یہ نماز پڑھنا چھوڑ دی حالانکہ آپ آج بھی ویسے ہی ہیں جیسے جس دن قبر انور میں رکھے گئے تھے۔ (ایضا)

مطلب یہ ہے کہ اگر نماز جنازہ دوبارہ پڑھنا جائز ہوتی تو روضہ انور پر شروع دن سے لے کر آج تک روزانہ کی بنیاد پر ہزارہا نماز جنازہ پڑھی جاتی۔ مگر ایسا نہیں ہے۔

جوہرہ نیرہ میں ہے:

لِاَنَّ الْفَرْضَ يَتَادّٰى بِالْاُوْلٰى وَالنَّفْلُ بِهَا غَيْرُ مَشْرُوْعٍ

اس لیے کہ فرض تو پہلی بار ادا ہو چکا اور اسے بطور نفل پڑھنا جائز نہیں
(ج ا صہ 264، مکتبہ رحمانیہ)

منیۃ المصلی میں ہے:

ثُمَّ عَدَمُ جَوَازِ صَلٰوةِ غَيْرِ الْوَلِيِّ بَعْدَهٗ فَمَذْهَبُنَا

پھر ولی کے بعد کسی اور کے لیے نماز جنازہ کا جائز نہ ہونا ہمارا مذہب ہے۔
(منیۃ المصلی مع شرح غنیۃ المستملی صہ ۵۰۳، مکتبہ نعمانیہ)

نور الایضاح میں ہے:

فَاِنْ صَلّٰى غَيْرُهٗ اَعَادَهَا اِنْ شَآءَ وَلَا يُعِيْدُ مَعَهٗ مَنْ صَلّٰى مَعَ غَيْرِهٖ

پس اگر تو ولی کے غیر نے نماز پڑھی تو ولی اگر چاہے تو دوبارہ پڑھ سکتا ہے لیکن ولی کے ساتھ وہ دوبارہ نہیں پڑھ سکتا جس نے دوسرے کے ساتھ پڑھ لی ہو۔
(صہ ۱۲۳، مکتبہ امام احمد رضا)

فَاِنْ صَلّٰى غَيْرُهٗ کی وضاحت میں مراقی الفلاح میں فرمایا:

يَعْنِيْ بِلَا اِذْنٍ وَلَمْ يَقْتَدِ بِهٖ

یعنی یہ بھی اس وقت ہے کہ جب غیر نے ولی کی اجازت اور اقتداء کے بغیر پڑھی ہو۔

(مراقی الفلاح مع طحطاوی ج ا صہ ۲۳۴، ۲۳۵ مکتبہ غوثیہ)

پھر اس پر علامہ طحطاوی فرماتے ہیں:

أَمَّا إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ لَمْ يَأْذَنْ وَلٰكِنْ صَلّٰى خَلْفَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُعِيدَ لِأَنَّهُ سَقَطَ حَقُّهُ بِالْإِذْنِ أَوْ بِالصَّلٰوةِ مَرَّةً وَهِيَ لَا تُكَرَّرُ

بہر کیف ولی نے غیر کو اجازت دی یا نہ دی لیکن خود اس کے پیچھے پڑھ لی تو اب ولی کے لئے بھی جائز نہیں کہ دوبارہ پڑھ سکے، کیونکہ نماز کی اجازت دینے یا اس کے ایک بار پڑھ لینے سے اس نے اپنا حق خود ساقط کر دیا، اور اس نماز کا تکرار نہیں ہوتا۔

(ایضاً صہ ۲۳۳)

تنویر الابصار میں ہے:

وَإِنْ صَلّٰى هُوَ بِحَقٍّ لَا يُصَلِّي غَيْرُهُ بَعْدَهُ

اور اگر ولی صاحب حق نے نماز جنازہ پڑھ لی تو اس کے بعد دوبارہ کوئی بھی نہیں پڑھ سکتا۔

(تنویر الابصار مع رد المحتار علی الدر المختار ج ۳ صہ ۱۳۶، مکتبہ رشیدیہ)

کنز الدقائق میں ہے:

وَلَمْ يُصَلِّ غَيْرُهُ بَعْدَهُ

اور ولی کے بعد کوئی بھی دوبارہ جنازہ نہیں پڑھ سکتا

اس پر البحر الرائق میں ہے:

لِأَنَّ الْفَرْضَ تَأَدّٰى بِالْأُوْلٰى وَالتَّنَفُّلُ بِهَا غَيْرُ مَشْرُوْعٍ

کیونکہ فرض تو پہلی بار نماز پڑھنے سے ادا ہو گیا اور بطور نفل نماز جنازہ پڑھنا مشروع نہیں۔

(کنز الدقائق مع شرح البحر الرائق صہ ۲۹۲، مکتبہ قدیمی کتب خانہ)

فتح القدیر میں ہے:

وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ لَمْ يَجُزْ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهُ

یعنی اگر ولی نے نماز پڑھی اگرچہ اس نے اکیلے پڑھی ہو (پھر بھی) کسی کے لیے جائز نہیں کہ اس کے بعد نماز جنازہ پڑھے۔

(فتح القدیر مع الکفایہ ج ۲ صہ ۱۲۳، مکتبہ رشیدیہ)

خلاصۃ الفتاوی میں ہے:

رَجُلٌ مَاتَ فِیْ غَیْرِ بَلَدِہٖ فَصُلِّیَ عَلَیْہِ ثُمَّ جَاءَ اَھْلُہٗ فَحَمَلُوْہُ اِلٰی مَنْزِلِہٖ اِنْ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ بِاِذْنِ السُّلْطَانِ اَوِ الْقَاضِی لَا تُعَادُ

کوئی شخص کسی دوسرے شہر میں مرا اور وہاں اس کی نماز جنازہ پڑھ دی گئی، پھر اس کے گھر والے آ گئے اور اسے اپنے شہر لے گئے، اگر تو پہلے والی نماز بادشاہ یا قاضی کی اجازت سے پڑھی گئی تو اب دوبارہ نہیں پڑھی جا سکتی۔ (ج ا ص ۲۲۳، مکتبہ رشیدیہ)

اور اسی طرح اگر ولی کی اجازت سے پڑھی گئی تو بھی دوبارہ نہیں ہو سکتی

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں ہے:

یُکْرَہُ تَکْرَارُ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ، فَلَا یُصَلّٰی عَلَیْھَا اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ....عِنْدَ الْحَنَفِیَّۃِ

احناف کے نزدیک نماز جنازہ کا تکرار مکروہ ہے نماز جنازہ بس ایک بار ہی پڑھی جائے گی۔ (ج ا ص ۳۰۸، مکتبہ شان اسلام)

بدائع صنائع میں نماز جنازہ دوبارہ نہ پڑھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

لِاَنَّ الْفَرْضَ قَدْ سَقَطَ بِالْفِعْلِ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً لِکَوْنِھَا فَرْضًا کِفَایَۃً وَّلِھٰذَا اِنَّ مَنْ لَمْ یُصَلِّ لَوْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ ثَانِیًا لَا یَأْثَمُ

کیونکہ پہلی بار نماز پڑھ لینے کی وجہ سے فرض ساقط ہو گیا، اس کے فرض کفایہ ہونے کی وجہ سے۔ بایں وجہ اگر وہ شخص جس نے پہلے نہ پڑھی تھی، اگر دوبارہ نماز ہونے پر بھی وہ نہیں پڑھتا گنہگار نہیں ہوگا۔

(ج ۲ ص ۴۸، مکتبہ رشیدیہ)

فتاوی رضویہ شریف میں ہے:

نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک تو مطلقًا ناجائز و نامشروع ہے، مگر جب کہ اجنبی غیر احق نے بلا اذن و متابعت ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کر سکتا ہے۔

(ج ۹ ص ۲۰۷، مکتبہ رضا فاؤنڈیشن)

وقار الفتاویٰ میں ہے:

جس میت پر ایک مرتبہ نماز جنازہ ولی کی اجازت سے پڑھ دی گئی یا ولی بھی نماز جنازہ میں شریک تھا اس طرح نماز پڑھ دی گئی تو اب دوبارہ اس میت پر نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

(ج ۲ صہ ۳۲۸، مکتبہ بزم وقار الدین)

فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے:

جب ایک بار نماز جنازہ ہو گئی تو پھر اسے دوبارہ پڑھنا جائز نہیں کہ اگرچہ نماز جنازہ دعا ہے لیکن یہ ہیئت مخصوصہ ایک بار دعا ہو جانے کے بعد سے نماز جنازہ کہتے ہیں پھر اسی طریقے پر دوبارہ دعا جائز نہیں۔

(ج ۱ صہ ۲۷۶، مکتبہ شبیر برادرز)

بہار شریعت میں ہے:

جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے سوا اس صورت کے غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔

(ج ۱ صہ 838، مکتبۃ المدینہ کراچی)

مکتبہ فکر دیوبند کی کتاب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں ہے:

جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی درست نہیں اور اس میں کچھ تفصیل ہے جو کتب فقہ میں مذکور ہے اگر پہلے ولی نے نماز نہیں پڑھی اور نہ ہی اس کی اجازت سے نماز پڑھی گئی بلکہ ایسے لوگوں نے نماز پڑھی کہ جن کو حق تقدم نہیں تھا تو ولی دوبارہ نماز نہیں پڑھ سکتا ہے اور اگر ولی اول نماز پڑھ لے تو پھر دوسروں کو اجازت نہیں کہ مکرر نماز پڑھیں۔

(ج ۵ صہ ۱۷۹، مکتبہ اعظم)

سوال:

اگر نماز جنازہ دوبارہ پڑھنی جائز نہیں تو نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ستر (70) بار کیوں پڑھی؟

جواب

محدث عظیم امام العلامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِ الرَّاوِيْ "صَلّٰى عَلٰى حَمْزَةَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً" الْمَعْنَى اللُّغَوِيُّ وَهُوَ الدُّعَاءُ اَيْ دَعَىٰ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

یہ ممکن ہے کہ راوی کے اس قول کہ" آپ نے حضرت امیر حمزہ کی ستر بار نماز پڑھی" سے مراد "صلی" کا لغوی معنی یعنی دعا مراد ہو، مطلب یہ ہوگا کہ ان کے لیے ستر بار دعا مانگی گئی۔ (نہ کہ نماز، وہ تو فقط ایک ہی بار پڑھی گئی)

(بنایہ شرح ہدایہ ج ۳ ص ۲۴۷، مکتبہ حقانیہ)

سوال:

اگر میت کے وارثوں میں سے کسی ایک نے نماز جنازہ پڑھ لی تو کیا باقی وارث بھی دوبارہ نہیں پڑھ سکتے؟

جواب: اب باقی وارث بھی نہیں پڑھ سکتے، علامہ طحطاوی فرماتے ہیں:

وَلَوْ صَلّٰى عَلَيْهِ الْوَلِيُّ وَلِلْمَيِّتِ اَوْلِيَاءُ آخَرُوْنَ بِمَنْزِلَتِهٖ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يُّعِيْدُوْا

اور اگر ایک ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی درانحالیکہ میت کے لیے اسی درجے کے اور بھی وارث تھے تو ان کے لیے بھی نماز جنازہ دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔

(مراقی الفلاح مع طحطاوی ج ۱ ص ۲۳۳، مکتبہ نوریہ)

علوم اسلامیہ وعصریہ کا منفرد مرکز

دارالعلوم جامعہ فیضیہ

تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (پاکستان)